تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد

ابوعثمان محمد شمعون عابد بلوچ
مدرس جامعہ محمدیہ حق بازار اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿کل نفس ذائقة الموت﴾

امابعد!

سورج طلوع ہوتا رہے گا اور رات بھی اپنی تاریکیوں کے سائے اہل دنیا پر بکھیرتی رہے گی۔ لیکن خطیب پاکستان شیخ القرآن کو اب آنکھیں کبھی نہ دیکھ سکیں گی۔ اب صرف ان کی یادیں ہی رہ گئی ہیں، جن سے گاہے بگاہے ان کی خیالی ملاقات سے قلب وذہن مسرور ہوسکتے ہیں۔

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لیکر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لیکر

ان کی ہمہ جہت خدمات، وصفات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ﴿اذکرو محاسن موتاکم﴾ ''اپنے فوت شدہ کے محاسن بیان کیا کرو۔''

حضرت شیخ القرآن کے یہ چند اوصاف جو یقیناً میری طرف سے اور تمام محبان شیخ القرآن کی طرف سے عنداللہ (جل ثناہ و عزا سمہ ولا الہ غیرہ) شہادتیں لکھی جائیں گی۔ آیئے پڑھیں اور سنیں۔ یقیناً آپ کا دل بھی میرے ساتھ گواہی دیتا جائے گا۔

شیخ القرآن، خطیب پاکستان، خطیب عرب وعجم، ولی کامل، سچے مسلمان، متبع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ممتاز عالم دین، ہر دلعزیز خطیب، واعظ شیریں بیان، بلند پایہ خطیب ومقرر، خوش الحان واعظ، نہایت ذہین، بلند حوصلہ عالم دین، حق گو، بے باک، فصاحت وبلاغت سے پرُلحن دلپذیر، مہربان اور مشفق داعی، خوش مزاج، ملنسار، علماء کرام کے بڑے قدردان، مہمان نواز، انتہائی پرکشش اور بارعب آپ کی شخصیت بے حد مدبر، بیدار مغز، بلند نظر، سحر انگیز شخصیت

ملے خاک میں اہل شان کیسے کیسے
مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

پاکستان کے نامور خطیب، جادو بیاں مقرر اور مبلغ، بڑے ذہین، فطین، بڑے حلیم، شریف الطبع، پاک دامن، نیک اور عمدہ طور طریقہ کے مالک، کریم النفس، زہد وتقویٰ اور للّٰہیت میں نمونہ سلف، صالح، عابد، زاہد، شب زندہ دار، انتہائی غریب پرور، موحد، متدین جو ایک بار ملاقات کرتا، دوبارہ بھی زیارت کا منتظر رہتا۔

یہ کس کی یاد نے چٹکیاں لی ہیں میرے دل میں
میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے سیل رواں بن کر

۶۸ سال سے مبلغ اسلام اہل حدیث کی پہچان۔

آپ بیک وقت عالم دین بھی تھے، مبلغ بھی، واعظ بھی تھے، خطیب ومقرر بھی اور مسلک اہل حدیث کی اشاعت، توحید وسنت کی ترقی وترویج، شرک وبدعات کی تردید وتوبیخ میں آپ کی ساری زندگی بسر ہوئی۔

اس کے انداز بیاں میں بے پناہ تاثیر تھی
ہو گئے مبہوت اس کے سامنے اعداء دین
یاد رکھیں اس کا علمی تفوق عمر بھر
واہ اپنے دور کا وہ بھی ایک دُرّ ثمین
وہ ہر مصیبت میں اپنے رب سے تھا مانگتا
اس کے مانگنے کا انداز بھی تھا بڑا دلنشیں

آپ کی شخصیت جامع صفات تھی۔ آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، شرافت، وسعت قلبی، معاملہ فہمی، دور بینی، صلح پسندی، وضع داری، عمدہ اخلاق، تحمل اور بردبار تھے۔ عمر بھر مسلک اہل حدیث کی تبلیغ واشاعت میں مصروف رہے اور ہر طرح سے دنیاوی تسلط سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا۔

الٰہی وہ ہستیاں کہاں بستی ہیں
کہ جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں

عالم باعمل، حلم وفضل کے پیکر، زہد واتقاء کا نمونہ، اخلاق حسنہ، پاکیزہ اوصاف اور کشادہ دل کے حامل تھے۔

خادم دین مبین، خوش نصیب، نیک بخت، قادر الکلام خطیب، بے باک اور جرأت مند قائد تھے۔ ماشاء اللہ نہایت جرات مند اور بہادر شخصیت تھے۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
تمہیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

آپ کی تبلیغی مساعی جمیلہ سے بہت سے لوگوں نے مسلک اہل حدیث اختیار کیا۔ آپ اپنا نقطہ نظر بانگ دہل بیان کرتے تھے۔ آپ کی آواز میں بلا کی کشش، گفتگو میں استدلالی، شائستگی اور مشن میں حقانیت تھی۔ خوش خیال وخوش جمال وخوش نگاہ وخوش بیان، حق پرست وحق سرشت وحق پسند وحق نشان۔

وہ فن خطابت کے شاہسوار تھے۔ وہ قادر الکلام تھے۔ وہ فصاحت وبلاغت کے موتی رولتے تھے۔ ان کی تقریر کے دوران سامعین ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ بڑے بڑے جلسے ان کی خطابت کے بغیر پھیکے نظر آتے۔ سارے پاکستان میں ان کی خطابت اور فصاحت وبلاغت کا سکہ مان لیا گیا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خوش گفتار وخوش پوش، سادہ ومتین، مجسمہ صدق وصفا، اخلاص ومحبت کا پیکر، مانند گلاب مسکراتا ہوا وجیہ چہرہ، طویل القامت مگر معتدل، غیرت اسلامی کا مرقع، جان محفل بات کریں تو منہ سے پھول جھڑیں۔ کم گو، گفتگو بادلیل، فضول اور بے مقصد گفتگو سے پرہیز۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی، بلند پایہ ادیب، منجھے ہوئے خطیب،

نام ونمود سے بے نیاز، وسیع القلب۔

پی گئی کتنوں کا لہو تیری یاد
غم تیرا کتنے کلیجے کھا گیا

ولی الرحمان، خادم القرآن، شریف انسان، خلیق دوست، جید عالم، خدا تعالیٰ نے آپ کو وافر صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ علم و دانش، تقویٰ وطہارت، فہم وفراست میں آپ بلند مقام رکھتے تھے۔

ایک شاعر جناب نقیب صاحب کی ایک نظم الفاظ کی کمی وزیادتی کے ساتھ پیش خدمت ہے

خلق خدا شناس وہ مردِ خدا شناس
وہ پیکر خلوص و محبت و وفا شناس
بغض و حسد عناد و عداوت سے نا شناس
دار فنا سے ہوگیا رخصت بقا شناس
مسلک تھا جس کا دین محمدؐ کی پیروی
اک شخص جس کا نام تھا محمد حسین شیخوپوری
عقدہ کشائے علم و بصیرت کہیں جسے
فیضان مصطفٰے کی شہادت کہیں جسے
ایقان نصیب دل کی حرارت کہیں جسے
اک دور شیخوپوری کی علامت کہیں جسے
ہوتا ہے ایسا آدمی پیدا کبھی کبھی
اک شخص جس کا نام محمد حسین شیخوپوری
بیباک مرد حُر کی کہانی کہیں جسے
دریائے علم و فن کی روانی کہیں جسے
بے داغ زندگی کی جوانی کہیں جسے
علماء سلف کی نشانی کہیں جسے
توحید سے ملا تھا جسے نور آگہی
اک شخص جس کا نام تھا محمد حسین شیخوپوری
دامن میں لے گیا جو متاعِ غمِ حبیب
قرآن سے جس نے علم کو سمجھا وہ خوش نصیب
شعلہ بیاں مقرر و شیریں بیاں خطیب
سنت کا پروانہ وہ اللہ کا نقیب
آتی ہے جس کی یاد تو بڑھتی ہے بے کلی
اک شخص جس کا نام تھا محمد حسین شیخوپوری

آپ نے شب کی ظلمتوں میں اجالوں کو بکھیرنے کا عزم کر رکھا تھا۔

لہو دے کے صحرا کو گلستان کر لیا تو نے
نگاہ و دل میں شادابی کا ساماں کر لیا تو نے
جھلکتا ہے ابھی تک خونِ مسرت لالہ زاروں میں
خزاں کے دور میں جشنِ بہاراں کر لیا توں نے

آپ ملک وملت کا عظیم سرمایہ، علم وفضل، سیرت و کردار کے اعتبار سے ممتاز شخصیت اور اپنے نامور اسلاف کی عظمت وشرافت کے امین تھے۔

ہمارے آگے تیرا جب کسی نے نام لیا
دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

آپ کی وفات کی خبر نے لاکھوں دلوں کو تڑپا دیا

لگا کے آگ سی دل میں وہ ہو گیا روپوش
جنوں میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں اس کو دیوانے

ہمارے گماں میں جنتی روح تھے اور ان شاء اللہ جنت میں بسیرا کر چکے

آج لیکن ہم نوا سارا چمن ماتم میں ہے
شمع روشن بجھ گئی بزم سخن ماتم میں ہے

آپ دعوت وارشاد زہد وورع ذکر وفکر اور خشیت الٰہی کا آفتاب تھے جو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غروب ہوگیا۔

رحمت حق اس کی تربت پر رہے سایہ فگن
اس کے قول و فعل پر راضی ہو رب ذوالمنن
جنت الفردوس میں اس کو ملے اونچا مقام
ہر طرف سے آ رہا ہو حور و غلمان کا سلام
اس کو صدیقوں شہیدوں کی معیت ہو عطا
یہ فقط میری نہیں ہے ساری ملت کی دعا

بندہ حقیر ناچیز نے کچھ عرصہ آپ کے زیر سایہ جامعہ محمدیہ کاہنیاں والا شیخوپورہ میں دینی تعلیم حاصل کی۔ اب الحمدللہ آپ کا بھی صدیقیہ جاریہ ہے۔ جامعہ محمدیہ حق بازار اوکاڑہ میں معلم الصبیان ہوں۔ ساتھ ہی مدرسہ تعلیم الصالحات للبنات اوکاڑہ میں بطور خادم الجامع الصحیح للبخاری اللہ تعالیٰ نے کرم فرما دیا ہے۔ واللہ الحمد علی ذالک دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت شیخ القرآن کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تمنا ہے

تمنا ہے کوئی خالد کوئی طارق سا پیدا ہو
الٰہی اب کوئی شعلہ نوا جوہر سا پیدا ہو
زمانہ ڈھونڈتا ہے آج پھر صدیق اکبرؓ کو
کوئی اسلام کا شیدا، عمرؓ سا آج پیدا ہو
حیا تو اٹھ گئی ہے اب زمانے سے الٰہی جب
تمنا ہے غنی عثمانؓ سا انسان پیدا ہو
محبت ہو محمدؐ سے ہو دل میں نورایمانی
کرے ذوق یقیں پیدا، علیؓ سا کوئی پیدا ہو
نہ دولت کی ہوس جسکو، نہ تاج وتخت کی خواہش
حسینؓ ابن علیؓ کا سا، جری انسان پیدا ہو
وطن کے پاسبانو! اگر فرنگی بت کدے توڑو
کرے سب قوم تم پر ناز استحکام پیدا ہو

(عارف مجید/معلم جامعہ سلفیہ)

لکھاری حضرات توجہ فرمائیں:

مضمون فل اسکیپ صفحہ کے ایک جانب معقول حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔ مضمون اصل ارسال کریں۔ فوٹو کاپی بھیجنے کی صورت میں ادارہ پابند نہیں ہوگا۔ مضمون ارسال کرنے کے بعد اپنی باری کا انتظار فرمائیں۔ حالات حاضرہ پر مضامین لکھنے والے حضرات پہلی تاریخوں میں مضمون ہر صورت دفتر پہنچائیں تاکہ ان کو معقول جگہ دی جاسکے۔

ایک اچھی خبر

مجلہ ترجمان الحدیث میں اپنے کاروبار/ دوکان/ سکول/ کالج/ اکیڈمی وغیرہ کے اشتہارات انتہائی کم نرخوں میں دینے کا نادر موقع۔ یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے۔ پہلے بلہ کریں اور پہلے اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔